باب 8 پاکستان میں آئینی ارتقاء
(Constitutional Development in Pakistan)

آئینی ارتقا

آئین یا دستور کسی ملک کے سیاسی ڈھانچے کی وضاحت کرتا ہے۔ پاکستان کو آزادی کے بعد بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جن میں سے ایک مسئلہ آئین سازی کا بھی تھا۔ پاکستان کے پہلے آئین کی تیاری تک 1935ء کے انڈیا ایکٹ کو مناسب تبدیلیوں کے ساتھ ملک کا عبوری آئین بنایا گیا۔ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے 10 اگست 1947ء کو قائداعظمؒ کو اسمبلی کا صدر چنا۔ اس اسمبلی نے ابتدائی دو سالوں میں آئین سازی کے سلسلے میں کوئی قابل ذکر کام نہ کیا تاہم مارچ 1949ء میں اس نے کام شروع کیا۔ آئین سازی کی ابتدا قرارداد مقاصد کی منظوری سے کی گئی۔ قرارداد مقاصد کے پاس ہونے کے بعد آئین سازی کے لیے بنیادی اصولوں کی کمیٹی بنائی گئی جس نے وزیراعظم لیاقت علی خاں کی زیر قیادت عبوری رپورٹ 28 ستمبر 1950 کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کی جو چند وجوہات کی بنیاد پر پاس نہ ہوسکی۔ اسی کمیٹی کو دوبارہ رپورٹ پیش کرنے کو کہا گیا جس نے 22 دسمبر 1952ء کو خواجہ ناظم الدین کی سربراہی میں دستور ساز اسمبلی میں پیش کی جو شدید نقطہ چینی کی بنا پر رد ہوگئی۔

خواجہ ناظم الدین اور اس کی کابینہ کو 16 اپریل 1953ء کو برطرف کردیا گیا اور ان کی جگہ محمد علی بوگرا نئے وزیراعظم بنے۔ محمد علی بوگرا نے اپنا فارمولا نومبر 1953ء میں دستور ساز اسمبلی کے سامنے پیش کیا جس کو پہلی دونوں رپورٹوں کے مقابلے میں زیادہ پسند کیا گیا اور رائے عامہ کے تمام حلقوں نے اس کا خیر مقدم کیا لیکن 24 اکتوبر 1954ء کو گورنر جنرل ملک غلام محمد نے دستور ساز اسمبلی کو برخاست کردیا اور آئین سازی کی یہ کوشش بھی ناکام ہوگئی۔

دوسری دستور ساز اسمبلی کا قیام 23 جون 1955ء کو عمل میں آیا جس نے ترجیحی بنیادوں پر دستور سازی کا کام شروع کیا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے اختلافات کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان میں 14 اکتوبر 1955ء کو ون یونٹ کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت کے وزیراعظم چوہدری محمد علی کی نگرانی میں بڑی محنت سے آئین کا مسودہ تیار کیا گیا جس پر تمام گروہ راضی ہوگئے اور وہ دستور ساز اسمبلی سے بھاری اکثریت سے پاس ہونے کے بعد 23 مارچ 1956ء کو نافذ العمل ہوا۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے 1958ء میں اقتدار سنبھالنے کے بعد جسٹس شہاب الدین کی سربراہی میں آئینی کمیشن تشکیل دیا۔ 8 جون 1962 کو دوسرا آئین لاگو کیا گیا جو 1969ء تک نافذ رہا۔ 1970ء میں عام انتخابات منعقد ہوئے جس کے نتیجہ میں قومی اسمبلی معرض وجود میں آئی جس نے متفقہ آئین 1973 میں پاس کیا جو 14 اگست 1973 کو لاگو ہوا۔

قراردادِ مقاصد
(Objectives Resolution)

قرارداد مقاصد کو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں نے 12 مارچ 1949ء کو دستور ساز اسمبلی سے منظور کروایا۔
اس قرارداد کے نکات درج ذیل تھے۔

1-اقتدار اعلیٰ

اللہ تعالیٰ کل کائنات کا حاکم مطلق ہے اور اقتدار اعلیٰ اسی کی پاک ذات کو حاصل ہے۔ پاکستان کے عوام اقتدار اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت سمجھتے ہوئے اس کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

2-اسلامی اصول

پاکستان میں اسلامی اصولوں کو فروغ دیا جائے گا۔ جمہوریت، آزادی، مساوات رواداری اور معاشرتی انصاف کا احترام کیا جائے گا۔

3-بنیادی حقوق

تمام شہریوں کو بلا امتیاز، معاشرتی، معاشی، مذہبی اور سیاسی حقوق دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ انھیں آزادی رائے اور آزادی اجتماع کا حق بھی حاصل ہوگا تاکہ وہ اپنی شخصیتوں کی بہتر نشوونما کر سکیں۔

4-اسلامی طرز زندگی

پاکستان میں مسلمانوں کے لیے اسلامی ماحول پیدا کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو قرآن پاک اور سنت نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں ڈھال سکیں۔

5-اقلیتوں کا تحفظ

پاکستان کے تمام غیر مسلم شہریوں کو مکمل آزادی اور تحفظ حاصل ہوگا۔ انہیں اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی بھی آزادی ہوگی۔

6-پسماندہ علاقوں کی ترقی

پسماندہ علاقوں کی ترقی کا خصوصی خیال رکھا جائے گا۔ انہیں سیاسی، معاشرتی، معاشی اور دوسرے شعبوں میں شرکت اور ترقی کا موقع ملے گا۔

7-آزاد عدلیہ

عدلیہ آزاد ہوگی اس پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہوگا اور وہ انصاف کے تقاضے اپنے اختیارات کے مطابق پورے کرنے کی حامل ہوگی۔

8-وفاقی نوعیت

پاکستان ایک وفاق ہوگا جس میں صوبوں کو حدود کے اندر رہتے ہوئے خود مختاری حاصل ہوگی۔

9-قرآن وسنت

پاکستان کا دستور قرآن وسنت کی روشنی میں ترتیب دیا جائے گا اور یہاں اسلامی اصولوں سے متصادم کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔

10- دفاعِ پاکستان

وفاق میں شامل تمام علاقوں کی سالمیت اور آزادی کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔ پاکستان کی برّی، بحری اور فضائی حدود کے دفاع اور تحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے گا تاکہ پاکستان کے عوام بین الاقوامی برادری میں باعزت مقام حاصل کر سکیں۔

1956ء کا آئین
(The Constitution of 1956)

دوسری دستور ساز اسمبلی میں نئے آئین کا مسودہ 8 جنوری 1956ء کو پیش کیا گیا جسے اسمبلی نے اکثریت سے 29 فروری 1956ء کو منظور کر لیا۔ گورنر جنرل کی حتمی منظوری کے بعد اسے پاکستان کے پہلے آئین کے طور پر 23 مارچ 1956ء کو نافذ کر دیا گیا۔

خصوصیات

1- تحریری آئین

1956ء کا آئین مختصر اور تحریری تھا۔ یہ آئین 234 دفعات، 13 ابواب اور 6 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

2- وفاقی آئین

1956ء کا آئین وفاقی طرز کا تھا جو وفاق دو صوبوں مشرقی اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا۔ دونوں کی حیثیت مساوی تھی۔ اس کے علاوہ آئین میں صوبائی اور مرکزی اختیارات کی حد بندی دو فہرستوں میں کر دی گئی تھی جس کے تحت صوبے خود مختار تھے۔

3- پارلیمانی نظام

اس آئین کے تحت ملک میں پارلیمانی نظام حکومت رائج کیا گیا۔ صدر پاکستان ملک کے آئینی سربراہ تھے اور انتظامی اختیارات وزیر اعظم کو حاصل تھے۔

4- ایک ایوانی مقننہ

اس آئین کے مطابق پارلیمنٹ صرف ایک ایوان پر مشتمل تھی۔

5- واحد شہریت

اس آئین میں واحد شہریت کا قانون اپنایا گیا یعنی پاکستان کے باشندے صرف پاکستانی کہلائیں گے، انھیں صوبوں کی شہریت حاصل نہیں ہوگی۔

6- راہنما اصول

حکومت کے لیے راہنما اصول بنائے گئے۔ ان میں جمہوریت، مساوات، معاشرتی انصاف اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ شامل تھا۔

7- آئینی ادارے

اس آئین کی اہم خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کے تحت مختلف آئینی ادارے قائم کیے گئے جن میں سپریم کورٹ، پبلک سروس کمیشن، آڈیٹر جنرل اور ادارہ تحقیقات اسلامی وغیرہ شامل تھے۔

8- آزاد عدلیہ

اس آئین کے تحت عدالتیں آزاد تھیں۔ججوں کو ملازمتوں کا تحفظ دیا گیا۔

9- بنیادی حقوق

اس آئین کے تحت طے پایا کہ تمام شہریوں کو بہتر زندگی گزارنے کے لیے بنیادی حقوق دیے جائیں گے۔تمام شہری قانون کی نظر میں برابر تھے اور ان کو معاشرتی، معاشی اور سیاسی حقوق عطا کیے جائیں گے۔

10- قومی زبانیں

اس آئین کے رو سے اردو اور بنگالی زبانیں سرکاری طور پر اپنائی گئیں لیکن انگریزی زبان اس وقت تک دفتری زبان کے طور پر استعمال ہوگی جب تک اردو اور بنگالی اس کی جگہ نہ لے لیں۔

11- اسلامی دفعات

آئین کی رو سے پاکستان کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' رکھا گیا۔صدر پاکستان کے لیے مسلمان ہونا ضروری تھا۔ آئین کے آغاز میں قرارداد مقاصد کو ابتدائیہ کے طور پر شامل کیا گیا۔آئین میں کہا گیا کہ ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو قرآن وسنت کے منافی ہو۔پاکستانی عوام کو ایسے مواقع فراہم کیے جائیں گے کہ وہ اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق گزار سکیں۔

1962ء کا آئین

(The Constitution of 1962)

جنرل ایوب خاں نے نیا آئین بنا کر 8 جون 1962ء کو ملک میں نافذ کر دیا جسے فرد واحد کا بنایا ہوا آئین بھی کہا جاتا ہے۔

خصوصیات

1- تحریری آئین

1962ء کا آئین بھی 1956ء کے آئین کی طرح تحریری تھا۔یہ آئین 250 دفعات، 5 گوشواروں اور 12 حصوں میں منقسم تھا۔

2- وفاقی آئین

1962ء کا آئین بھی وفاقی آئین تھا۔ملک میں ایک مرکزی حکومت اور دو صوبائی حکومتیں تھیں۔مرکز اور صوبوں (مشرقی اور مغربی پاکستان) کے اختیارات کو دو فہرستوں کے ذریعے واضح کر دیا گیا تھا اور باقی ماندہ اختیارات صوبوں کے حوالے کر دیے گئے تھے۔

3- ایک ایوانی مقننہ

اس آئین کے تحت پاکستان کی پارلیمنٹ صرف ایک ایوان پر مشتمل تھی جسے قومی اسمبلی کا نام دیا گیا جس کو بالواسطہ انتخاب

کے ذریعے پانچ سال کے لیے منتخب ہونا تھا۔

4- صوبوں کی مساوی حیثیت

1962ء کے آئین میں ملک کے دونوں صوبوں کے درمیان مساوی حیثیت کو ہر لحاظ سے برقرار رکھا گیا۔ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی تعداد دونوں میں برابر یعنی چالیس چالیس ہزار تھی۔ قومی اسمبلی کی نشستوں میں بھی برابری کا اصول قائم رکھا گیا۔ دونوں صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کی تعداد اور اختیارات برابر تھے۔

5- قومی زبان

اردو اور بنگالی دونوں زبانوں کو سرکاری طور پر رائج کیا گیا لیکن انگریزی کا استعمال بھی بدستور جاری رہا۔

6- صدارتی طرزِ حکومت

نئے آئین میں صدارتی طرزِ حکومت قائم کیا گیا۔ سربراہ ریاست اور سربراہ حکومت صدر رتھا۔ صدر کسی کے سامنے جوابدہ نہیں تھا۔ صدر اپنی کابینہ کا انتخاب خود ہی کرتا تھا اور کابینہ صرف اسی کے سامنے جوابدہ تھی۔ کابینہ کے ارکان پارلیمنٹ کے رکن نہیں تھے اور نہ ہی ووٹ دے سکتے تھے، صرف اس کے اجلاس میں شرکت کر سکتے تھے۔

7- آزاد عدلیہ

1962ء کے آئین میں بھی عدلیہ کی آزادی کو برقرار رکھا گیا۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کو یہ اختیارات دیے گئے کہ وہ صوبوں اور مرکز کے درمیان ہونے والے اختلافات کو انصاف کے تقاضوں کے پیشِ نظر حل کرے۔

8- طریقہ ترمیم

قومی اسمبلی دو تہائی اکثریت سے کوئی بھی ترمیم منظور کر سکتی تھی لیکن اس ترمیم کے مؤثر ہونے کے لیے صدر مملکت کی منظوری لازمی قرار دی گئی۔

9- اسلامی دفعات

1962ء کے آئین میں قراردادِ مقاصد کو ابتدائیہ کے طور پر شامل کیا گیا۔ یہ واضح کیا گیا کہ ملک میں حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور عوامی نمائندے اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی امانت کے طور پر شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔ ملک کے سربراہ کے لیے لازم تھا کہ وہ مسلمان ہو۔ آئین میں یہ بھی کہا گیا کہ ملک میں اسلامی تعلیمات کے خلاف قانون سازی نہیں ہوگی۔

10- بنیادی جمہوریتیں

نئے آئین میں عوام کو بنیادی جمہوریتوں کا نظام دیا گیا۔ یہ ایک نیا تجربہ تھا۔ اس نظام کے مطابق دیہاتی علاقوں میں یونین کونسلیں، قصبوں کے لیے ٹاؤن کمیٹیاں اور شہروں میں میونسپل کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کونسلیں اور ڈویژنل کونسلیں بھی قائم کی گئیں۔ ان سب کا مقصد یہ تھا کہ یہ کونسلیں اپنے اپنے علاقوں کے لیے ترقیاتی پروگرام تشکیل دیں اور ان پر عمل کروائیں۔

11- طریقِ انتخاب

بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کا چناؤ عوام نے بلاواسطہ طریقہ انتخاب سے کیا۔ یہ ارکان پانچ سال کے لیے منتخب ہوتے تھے۔ ان کی تعداد اسی ہزار تھی جو دونوں صوبوں سے برابر لی گئی تھی۔ بنیادی جمہوریتوں کو انتخابی ادارہ بنا دیا گیا۔ یہ انتخابی ادارہ صدر،

مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کو پانچ سال کے لیے منتخب کرتا تھا۔ یہ آئین 1962ء سے 1969ء تک نافذ العمل رہا۔

1973ء کا آئین

(The Constitution of 1973)

خصوصیات

1-اسلامی دستور

اس آئین کو اس لحاظ سے اسلامی دستور قرار دیا جاتا ہے کہ اس میں مملکت کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا اور یہ بات واضح کردی گئی کہ ہر قانون قرآن وسنت کے مطابق بنایا جائے گا اس مقصد کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دی گئی جو حکومت اور پارلیمنٹ کی راہنمائی کرے گی۔ مملکت کے صدر اور وزیراعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔ قرارداد مقاصد کو ابتدائیہ کے طور پر شامل کیا گیا۔

2- تحریری آئین

1973ء کا آئین جامع دستاویز کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔ یہ آئین 280 دفعات، 12 حصوں اور 6 گوشواروں پر مشتمل ہے۔

3-استوار آئین

یہ آئین استوار تھا جس میں تبدیلی ہر ایوان کی دوتہائی اکثریت سے کی جاسکتی ہے۔ مشترکہ اجلاس کی صورت میں بھی دوتہائی اکثریت لازمی ہے۔ پاکستان کی سیاست ہمیشہ عدم استحکام اور اضطراب کا شکار رہی ہے اس لیے یہ کوشش کی گئی کہ نیا دستور استوار ہو تا کہ آئے دن طریق حکومت نہ بدلتا رہے مگر ساتھ ہی اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا کہ دستوری اصول بالکل جامد نہ ہو کہ مستقبل کی ضرورتوں کے مطابق ان میں ترمیم نہ کی جاسکے۔

4- وفاقی نظام حکومت

آئین کی رو سے پاکستان ایک وفاق ہے جو چار صوبوں پنجاب، سندھ، شمال مغربی سرحدی صوبہ، بلوچستان، وفاقی دارالحکومت اور وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں پر مشتمل ہے۔

5-دوایوانی مقننہ

پارلیمنٹ دوایوانوں پر مشتمل ہے۔ ایوان بالا سینٹ اور ایوان زیریں قومی اسمبلی کہلاتا ہے۔

6- پارلیمانی طرز حکومت

آئین کے تحت طرز حکومت پارلیمانی ہے۔

7-صوبائی خودمختاری

اس آئین کے تحت صوبائی خودمختاری دی گئی ہے اور صوبے اپنے اپنے دائرہ کار میں خودمختار ہیں۔

8-آزاد عدلیہ

آئین میں عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ ججوں کا تقرر صدر مملکت کرتا ہے جبکہ ان کی برطرفی سپریم جوڈیشل کونسل

کی سفارش پر صدر کر سکتا ہے۔ عدلیہ کو انصاف کی فراہمی کے علاوہ دستور کے تحفظ کا فریضہ بھی سونپا گیا ہے۔

9- بنیادی حقوق

آئین میں پاکستان کے شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ ان حقوق کا تعلق جان و مال، عزت و آبرو کے تحفظ، حصول معاش، آزادی تحریر و تقریر اور آزادی اجتماع وغیرہ کے ساتھ ہے۔

10- سرکاری زبان

آئین کے مطابق اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے تاہم اس وقت تک انگریزی زبان دفاتر میں استعمال کی جا سکتی ہے جب تک اس کی جگہ اردو زبان رائج کرنے کے انتظامات نہیں ہو جاتے۔

11- براہ راست طریق انتخاب

موجودہ آئین کے تحت قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں براہ راست انتخابات کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ جبکہ صدر کا انتخاب بالواسطہ ہوگا۔

12- مخلوط طریق حکومت

سترھویں ترمیم کے تحت ملک میں انتخاب کا مخلوط طریق کار اپنایا گیا۔

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات

1- حاکمیت

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا مالک ہے۔ ہر طاقت اس کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو اقتدار اعلیٰ امانتاً انسان کو دیا ہے وہ اس کا استعمال دیانتداری سے کرے گا۔

2- ملک کا نام

پاکستان چونکہ ایک اسلامی ریاست ہے لہٰذا آئین کے مطابق ملک کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' رکھا گیا

3- صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا

1973ء کے آئین کے مطابق ملک کے سربراہ صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

4- سرکاری مذہب

1973ء کے آئین کے مطابق اسلام کو سرکاری مذہب کا درجہ دیا گیا تاکہ لوگ اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق گزار سکیں۔

5- قرآن پاک کی اغلاط سے پاک طباعت

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں قرآن پاک کی اغلاط سے پاک طباعت کرائے۔

6- لازمی دینی تعلیم

اس آئین کے مطابق ملک میں دینی تعلیم لازمی ہوگی اور عربی کو چھٹی سے آٹھویں جماعت تک لازمی قرار دیا گیا ہے۔

7- سود کا خاتمہ

سود اسلام میں حرام قرار پایا ہے لہٰذا بنکاری کے کاروبار کو سودی طریقوں سے نجات دلائی جائے گی۔

8- زکوٰۃ اور عشر

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر لازم ہے اس لیے اس آئین میں زکوٰۃ اور عشر کا باقاعدہ نظام ترتیب دیا گیا۔

9- اسلامی اصول

اس آئین کو اسلامی اصولوں یعنی جمہوریت، عدل وانصاف، رواداری اور مساوات وغیرہ کے مطابق بنایا گیا۔

10- اقلیتوں کے مذہبی حقوق

اس آئین میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی دی گئی ہے اور انھیں تمام معاشرتی، معاشی اور سیاسی حقوق دیے گئے ہیں۔

11- اسلامی نظریاتی کونسل

1973ء کے آئین میں ایک ادارہ قائم کیا گیا جسے ''اسلامی نظریاتی کونسل'' کا نام دیا گیا۔ اس کونسل کے چیئرمین اور دیگر ارکان کا چناؤ صدر مملکت وزیراعظم کے مشورے سے کرتا ہے۔

12- اسلامی اقدار

اس آئین کے مطابق اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ معاشرتی برائیوں مثلاً جوا، عصمت فروشی، منشیات کا استعمال، اور فحش لٹریچر کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے گی کیونکہ یہ برائیاں ایک اسلامی معاشرے کے لیے ناسور ہیں۔

13- پاکستان اور اسلامی ممالک

1973ء کے آئین میں یہ واضح کیا گیا کہ تمام مسلم ممالک سے اچھے تعلقات قائم کیے جائیں گے۔

سوالات

1- قراردادِ مقاصد کے اہم نکات کی وضاحت کریں۔
2- 1956ء کا آئین کن خصوصیات کا حامل تھا؟
3- 1962ء کے آئین کی خصوصیات کا جائزہ لیں۔
4- 1973ء کے آئین کی خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔
5- 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات بیان کریں۔